بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ✦ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷ | منگل ۱۶ رمضان ۱۴۰۳ھ ۲۸ احسان ۱۳۶۲ھش ۲۸ جون ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۴۷
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۷ احسان رجون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت تاحال ناساز ہے۔ بلڈ پریشر زیادہ ہے سر اور ٹانگوں میں درد کی تکلیف بھی ابھی دُور نہیں ہوئی"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحت کامل و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

• خاکسار کو ۲۳ رجون کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں کافی چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین

ارشاد احمد خاں مربی سلسلہ مقیم ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

مسجد انسان کی اپنے خالق سے دلی محبت اور فدائیت کی زندہ علامت ہے

یہ انسانی پیدائش کی علت غائی یعنی رب العالمین کی عبادت گذاری کا ذریعہ ہے

سوئٹزرلینڈ میں سب سے پہلی مسجد کے قیام پر بیس سال مکمل ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

مسجد محمود زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے قیام پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۲ رجون ۱۹۸۳ء کو بیس برس پورے ہونے پر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے ایک تبلیغی تقریب کا پروگرام بنایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت موقع پر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کو بذریعہ ٹیلیکس جو انگریزی پیغام بھجوایا ہے اس کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں تعمیر ہونیوالی سب سے پہلی مسجد کے قیام پر بیس برس پورا ہونے پر آج آپ بابرکت تقریب منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب سعید کو اپنے فضلوں سے نوازے اور آپ سب کو اُن اقدار کی سربلندی اور تحفظ کی توفیق بخشے جو مساجد کے قیام کی غرض و غایت ہیں۔ مسجد نہ صرف انسان کی اپنے خالق سے دلی محبت اور فدائیت کی ایک زندہ علامت ہے بلکہ انسانی پیدائش کی علتِ غائی یعنی رب العالمین کی عبادت گذاری کا ذریعہ ہے۔ پس مسجد کے قیام کی تقریب منانے کا ایک ہی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت پہلے سے بڑھ کر فدائیت، خلوص اور عاجزی سے کی جائے۔ ایسی عبادت ہی کسی مسجد کی عظمت کو اس کے شایانِ شان خراج ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی مسجد کا واحد حسن اُسی مسجد میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونیوالوں کا تقویٰ ہے۔ تقویٰ سے مراد ہے خوفِ خدا ——— خدا کی ناراضگی کا مورد بننے اور اس کی عنایات سے محرومی کا خوف۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنے افضال کی بارش نازل فرمائے نیز آپ کو مسجد کے قیام کی تقریب کو انتہائی مناسبِ حال رنگ میں منانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

اسلام پر اہلِ مغرب کے حملوں کا جواب

مکرم منیر الدین شمس صاحب انچارج مشنری و امیر کینیڈا اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت کی جانب سے سات مارچ کو ٹورانٹو کے چینل ۶ پر نصف گھنٹہ کا پروگرام پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں مکرم امیر صاحب اور مصری عالم مصطفیٰ ثابت صاحب اور سید حسنات احمد صاحب نے حصہ لیا۔

محترم منیر الدین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، قرآن مجید کے عالمگیر اور محفوظ کتاب ہونے کی تشریح فرمائی۔ مصطفیٰ ثابت صاحب نے اس اعتراض کا رد فرمایا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور اس تاثر کی آپ نے تردید فرمائی کہ اسلام میں عورت کو قید کر کے رکھا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پیشگوئیوں کا بھی ذکر آیا جب کسی اقتباس کا ذکر آتا تو اُس کی عبارت سکرین پر دکھائی جاتی۔ حضرت مسیح موعود یا احادیث کے ذکر پر آپ کی تصویر اور خلفاء کی تصاویر سکرین پر دکھائی جاتی۔

ٹی وی کے اس پروگرام کو دس لاکھ افراد دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان ممالک میں جدید ترین ذرائع ابلاغ عامہ کے ذریعہ اسلام اور اس کی تعلیم کا ذکر احباب تک پہنچتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(مرسلہ۔ وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

آسٹریلیا مرکز کے لئے غیر معمولی قربانی

نقد ادائیگی کی قابلِ قدر مثال

آسٹریلیا مرکز کے لئے جو زمین خریدی جا چکی ہے اس پر انشاء اللہ جلد تعمیر شروع ہوگی احباب کو تحریک کی گئی تھی کہ تھوڑے وعدوں والے سالم رقم فوری ادا کر دیں اور بڑے وعدوں والے ایک بڑا حصہ فوری ادا کر دیں۔ باقی کے لئے شیڈول بنائیں کہ کس طرح ادا کریں گے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں ہمارے ایک مرحوم واقفِ زندگی بھائی مکرم ملک بشارت احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادے مکرم ملک مبارک احمد صاحب جنہوں نے مبلغ اڑھائی ہزار ڈالر کا وعدہ حال ہی میں کیا تھا، اپنے وعدہ کی سالم رقم ادا کرتے ہوئے خدا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ وعدہ تمام ادا کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ جیسے جیسے خدا نے توفیق دی اس کارِ خیر میں مزید حصہ لینے کی کوشش کروں گا۔ انشاء اللہ۔

اس مخلص نوجوان نے قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے جو دوسروں کے لئے نمونہ ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے جان مال اور اخلاص میں بے حد برکت ڈالے اور ہر آن معین و مددگار رہے۔ آمین

(وکیل المال (ثانی) تحریکِ جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء کے افتتاحی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے دنیا کا کوئی جبر و استبداد احمدی کا ہاتھ الگ نہیں کر سکتا

وطن پر چلائے جانیوالے ہر تیر کو اپنے اوپر لینے کیلئے احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہونگی

احمدیت مستقل اور باشعور قربانیوں کا لائحہ عمل ہے جو زندگیوں کے اندر انقلاب چاہتی ہے

ہم اپنے رب کے حوالے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ نِعْمَ الْمَوْلٰی اور نِعْمَ الْوَکِیْل ہے اس سے بہتر نہ کوئی مولیٰ نہ کوئی آقا

نوٹ :- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کا افتتاح کرتے ہوئے ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو جو خطاب فرمایا تھا اس کا خلاصہ الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ خطاب براہ راست ماہنامہ "خالد" شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا ہے۔ الفضل اس خطاب کو ریکارڈ میں لانے کیلئے "خالد" شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۵ تا ۱۵ کے حوالے سے ہدیہ قارئین کر رہا ہے (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

حال ہی میں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ توفیق عطا ہوئی کہ

مسجد سپین کے تاریخی افتتاح کا اعلان

کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی بخشی کہ ہر طرف اس کے فضلوں کے بے شمار رنگ ظاہر ہوتے ہوئے دیکھے۔ جس طرح بارش میں قطرے گرتے ہیں اس طرح ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی برسات ہوتی ہوئی دیکھی۔

اس تصور سے دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب دل حمد سے بھر جائے تو چھلکنے بھی لگتا ہے۔ اس کیفیت میں جب آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سنی تو دل کی جو حالت ہوئی وہ ناقابلِ بیان ہے۔ کوئی الفاظ نہیں جن میں اس کی کیفیت کو بیان کیا جا سکے۔

کیسی پیاری راہ حمد کی ہمارے لیے آپ نے معین کر دی ہے۔ انکساری اور عاجزی کی کیسی حسین شاہراہ ہمارے لیے کھول دی ہے یہ وہی شاہراہِ ترقیٔ اسلام ہے جس پر چل کر ہمیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ یہ وہی رستہ ہے جس رستے سے خدا ملتا ہے بیشمار رحمتیں ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کہ جنہوں نے "انانیت" کی ساری راہیں بند کر دیں اور عاجزی کی ساری راہیں کھول دیں۔ ایک ایک شعر ایک ایک مصرع، ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔ کوئی سعید فطرت انسان اگر اس کلام کو سنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اس کی سچائی کی گواہی نہ دے حیرت انگیز طور پر، پاکیزہ جذباتِ عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔

جب یہ کلام پڑھا جا رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ احمدی نوجوان جو یہ کہتے ہیں کہ ہم تبلیغ کیسے کریں؟ ہمیں دلائل یاد نہیں، ہمیں بلکہ نہیں کہ مناظرہ کر سکیں۔ ہمیں عربی نہیں آتی، ہمیں استدلال کا طریق معلوم نہیں، میں سوچ رہا تھا کہ انہیں اس سے زیادہ اور کس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام یاد کریں اور درویشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اسی کلام کی منادی کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ آگیا ہے جس کے آنے کے ساتھ تمہاری نجات وابستہ ہے۔

ایسا پُر اثر کلام، ایسا پاکیزہ کلام، ایسا حکمتوں پر مبنی کلام خدا کی حمد کے گیت گاتا ہوا ایسا کلام جس کے متعلق بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ؎

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شعر کہا ہوگا تو یقیناً اور لازماً آسمان پر ملائکہ بھی آپ کے ہم آواز ہو کر یہ شعر گا رہے ہوں گے اور وہ ساری حمد آپ کے پیچھے پڑھ رہے ہوں گے جو خدا کی حمد میں آپ نے اظہارِ محبت اور عشق کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ

اسلام کی جان محبت ہے

دین کی حقیقت عشق ہے۔ وہ دین جو محبت اور عشق سے عاری ہے اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ نہ وہ زندہ رہنے کے لائق ہے، نہ وہ زندہ رکھنے کے قابل ہے۔ روح ہے زندگی اور ادیان کا فلسفہ اس بات میں مضمر ہے کہ خدا سے محبت کی جائے اور ایسی محبت کی جائے کہ دنیا کی ہر چیز پر وہ محبت غالب آجائے۔ کوئی وجود اس سے زیادہ پیارا نہ رہے۔ کوئی ساتھی اس سے زیادہ عزیز تر نہ ہو۔ یہ محبت جب زندگی کے ہر دوسرے جذبے پر غالب آجاتی ہے تو اس وقت وہ لوگ پیدا ہوتے ہیں جنہیں خدا نما وجود کہا جاتا ہے۔ یہی سب سے بڑا ہتھیار ہے جس سے دنیا کے قلوب فتح کیے جائیں گے۔ یہی وہ ہتھیار ہے جس نے بہر حال غالب آنا ہے۔

چنانچہ جب میں سپین گیا تو ان لوگوں کے دل میں بھی کئی قسم کے توہمات تھے۔ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید ہمیں MOORS کی طرح جنہوں نے پہلے فتح کیا تھا، دوبارہ کسی قوت کے زور سے، کسی ہوشیاری سے کوئی سکیم بنا کر فتح کرنے کے ارادے ہیں۔ اسی لیے میں نے اپنے پیغام میں اس بات کو خوب کھول دیا اور واضح کر دیا کہ محبت کے سوا ہم اور کوئی پیغام لے کے نہیں آئے۔ ایک موقع پر ایک پریس کے نمائندے نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ آخر کیا کرنے آئے ہیں؟ اس مقصد کو واضح تو کریں۔ میں نے ان سے کہا کہ ہم یہ کرنے آئے ہیں کہ تلوار نے جس ملک کو مسلمانوں سے چھینا تھا، محبت سے ہم اس ملک کو دوبارہ فتح کر لیں۔ اس کے سوا ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے۔

اور یہ پیغام ایسا ہے جس پیغام کا مقابلہ دنیا میں کسی طاقت کے بس کی بات نہیں۔ جب سے انسان دنیا میں پیدا ہوا ہے، مذاہب کی تاریخ پر آپ نظر ڈالیں،

محبت ہمیشہ جیتی ہے

اور نفرت ہمیشہ ہاری ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس اٹل تقدیر کو دنیا کی کوئی قوم بدل سکے۔

اس لیے خدامِ احمدیت بھی محبانِ احمدیت ہونے چاہئیں، عاشقانِ احمدیت ہونے چاہئیں۔ ان کے دل میں ولولے ہوں پیار اور محبت اور عشق کے۔ کیونکہ اس کے سوا ہمارے پاس اور کوئی طاقت نہیں اور اس کے سوا ہم دنیا کو فتح کرنے کا کوئی اور ذریعہ اپنے ہاتھ میں نہیں پاتے۔

ایک موقع پر بریڈ فورڈ (انگلستان) میں ایک اخباری نمائندے نے مجھ سے ایک سوال کیا۔ وہ اسی نوعیت کا سوال تھا۔ خصوصاً اس پہلو سے اس نے اپنی مطلب براری چاہی کہ آپ محبت کا پیغام تو دیتے ہیں مگر آپ یہ بتائیں کہ جن لوگوں نے آپ پر مظالم کیے ہیں اور شدید مظالم کیے ہیں ان کے لیے آپ کا کیا پیغام ہے؟ میں نے ان کو بتایا کہ ان کے لیے بھی ہمارے دل میں سوائے پیار اور محبت اور رحمت کے اور کوئی جذبہ نہیں۔ جب میں یہ کہہ رہا تھا تو اس وقت مجھے ایک پرانی رویا یاد آئی۔ جس میں بعینہٖ یہی مضمون بیان کیا گیا تھا۔ لیکن فی الحال اس وقت میں اس کو آپ کے سامنے بیان نہیں کروں گا۔ میں نے وہ رؤیا جب اس کے سامنے بیان کی تو اس کے چہرے پر اطمینان ظاہر ہوا اور بے اختیار سارے تردد اور شک کے بادل چھٹ گئے۔ اور پوری طرح مطمئن ہو کر اس نے پھر مزید باتیں دریافت کیں۔ اور رنگ بدل گیا اور شک کی بجائے اس کی آنکھوں میں بھی میں نے محبت کے آثار دیکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو حقیقت یہ ہے کہ محبت ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے مقابل پر دنیا نے کبھی کوئی ہتھیار نہ ایجاد کیا ہے، نہ کر سکتی ہے۔ اس نے لازماً فتحیاب ہونا ہے۔

اس لیے

ہم جو آج نفرتوں کی آندھیوں میں

گھرے ہوئے ہیں، ہم جو آج ایسی کمزور حالت میں اپنے آپ کو پاتے ہیں کہ جو قدم ہم اٹھائیں وہ بغض اور نفرت پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ جو نیکی ہم کریں وہ فتنہ و فساد شمار کی جاتی ہے جو خدمتِ اسلام کے لیے ہم اقدام کریں اُسے انتہائی حسد اور بغض کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس ساری صورتِ حال کا علاج بھی یہی ایک لفظ "محبت" ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا نے ہمیشہ محبتوں سے نفرتوں پر فتح پائی ہے۔ اسے جتنی مرتبہ بھی میں بیان کروں کم ہے۔

میں یہ بات خاص طور پر اس لیے آج آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مسجد سیبین کا یہ بابرکت اقدام جس کی توفیق اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی محض اپنے فضل کے ساتھ اس نے بھی بعض دلوں میں بغض اور نفرت پیدا کر دیئے حیرت انگیز بات ہے۔ انسان بظاہر سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک نیک کام کے نتیجہ میں نفرت کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ رشک تو پیدا ہو سکتا ہے، یہ افسوس اور حسرت تو پیدا ہو سکتے ہیں کہ کاش! ہم یہ کام کرتے۔ لیکن نیک کام کے نتیجے میں نفرت پیدا ہونا عقل انسانی کے خلاف ایک مظاہرہ ہے۔ یہ واقعات بھی ہم سے گزر رہے ہیں اور خطرہ ہے کہ نوجوان جو اپنے اندر گرم خون رکھتے ہیں وہ کسی وقت بے اختیار ہو جائیں اور ان منافرانہ جذبات سے مغلوب ہو کر وہ بھی کوئی ایسا کلمہ دل سے نکال دیں جو اپنے اندر تلخی رکھتا ہو۔ اس لیے تمام نوجوانوں کو میں خصوصیت کے ساتھ

یہ نصیحت کرتا ہوں

کہ آپ نے ہرگز کسی رنگ میں بھی دلآزاری نہیں کرنی۔ آپ کے عہدِ بیعت میں یہ الفاظ داخل ہیں کہ میں کسی کا دل نہیں دکھاؤں گا۔ اس لیے کسی نوع کی بھی دلآزاری ہمارے احمدی خدام کی طرف سے ظاہر نہیں ہونی چاہیئے۔ جو بُری بات کہتا ہے، جو تلخ بات کہتا ہے، جو نفرت کی نگاہ سے آپ کو دیکھتا ہے اس کے سامنے عجز کا اظہار کیجئے، گر جایئے، سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کیجئے، معافی مانگئے۔ اُس سے کہیں کہ ہمارا مقصد ہرگز دلآزاری نہیں تھا۔

یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ ملک کی فضا مختلف عوامل کی وجہ سے خراب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وطن ہم سے کیا سلوک کرے، ہم بہر حال اس وطن کے لیے ہر خطرے میں انشاء اللہ سب سے آگے کھڑے ہوں گے۔ ہر وہ تیر جو اس وطن کی طرف چلایا جائے گا احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہوں گی ان تیروں کو لینے کے لیے۔ (نعرے) اس لیے کسی رنگ میں بھی احمدی نوجوان کو کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا جس کے نتیجے میں وطن کے سکون اور امن کی فضا کسی رنگ میں بھی خراب ہو۔ وہ تیر چلانے ہیں تو آپ تیر چلنے دیں۔ کیونکہ وہ تیر آپ کی طرف نہیں بلکہ آپ کے دین کی طرف چلایا جا رہا ہے۔ تیر آپ کی طرف نہیں بلکہ اُس خدا کی طرف چلایا جا رہا ہے جس خدا کے آپ بندے ہیں۔ اس لیے ان تیروں کا نگہبان ہمارا خدا ہوگا، ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ (نعرے) ہمارا فیصلہ آسمان کے دربار میں ہے

ہمارا فیصلہ آسمانی دربار میں

ہے اور خدا جو خَیْرُ الْفٰتِحِیْن ہے وہی یہ فیصلہ کرے گا کہ آج کی دنیا میں کون حق پر تھا اور کون باطل پر تھا۔ کس کا کردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کا سا کردار تھا اور کس کا کردار محمد مصطفےٰ ؐ کے دشمنوں کا سا کردار تھا۔ اس لیے یہ فیصلہ ہم اپنے رب کے سپرد کر چکے ہیں۔ ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ اس کے بعد ہم پر کیا گزرتی ہے۔ ہم اپنے رب کے حوالے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ نِعْمَ الْمَوْلٰی اور نِعْمَ الْوَکِیْل ہے اُس سے بہتر نہ کوئی مولا، نہ کوئی آقا ہے۔ نہ اس سے بہتر ہمارا کوئی نگران اور متولی ہو سکتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اپنی باگ ڈور پکڑا کر اس بات سے کلیتہً بے نیاز ہو جائیں کہ آپ پر کیا گزرتی ہے۔

حضرت مصلح موعود نے بڑے ہی پیارے رنگ میں ایسے ہی درد کے موقعوں پر نصیحتیں فرمائی ہیں آپ فرماتے ہیں ؎

وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو
تم دیکھو گے کہ انہیں میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے
یا دل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

اس لیے یہ پیغام ہے آپ کو۔ اس کو ہرگز نہ بھلائیں۔ ایک لمحہ کے لیے بھی اس بات سے غافل نہ ہوں کہ ہم نے اپنا

کوئی انتقام نہیں لینا

نہ بد دعا کرنی ہے کیونکہ یہ بھی انتقام کا ایک ذریعہ ہے۔ سوائے خیر کی دُعا کے ہمارے مُنہ سے کوئی کلمہ بھی قوم کے لیے نہیں نکلنا چاہیئے۔ وہ جس حد تک زیادتی کرتے ہیں کرتے چلے جائیں، ان کا جو جو پیمانہ ہے زیادتی کا وہ بھرنے دیں اور چھلکنے دیں۔ لیکن جہاں تک ہماری ذات کا متعلق ہے ہم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کا دامن پکڑا ہے اور اس دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہنا ہے ایک لمحہ کے لیے بھی اس دامن کو نہیں چھوڑنا۔

وہ دامن ہم سے کیا تقاضے کرتا ہے؟ وہ دامن ہمیں طائف کی یاد دلاتا ہے۔ کیسی حسین یاد ہے کیسی پیاری یاد ہے ہر چند کہ درد سے بھری ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک غلام کو لے کر مکہ سے مایوس ہو کر طائف کی بستی میں چلے جاتے ہیں۔ وہ ایک پہاڑی علاقہ ہے، پتھریلا، سنگلاخ لیکن جتنی وہ زمین سنگلاخ تھی اُس سے زیادہ ان لوگوں کے دل سنگلاخ تھے جو وہاں بسا کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم صرف امن کا پیغام لے کر گئے تھے، رحمت اور محبت کا پیغام لے کر گئے تھے، کوئی دلآزاری کی بات آپ نے نہیں کی۔ اُن کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف آپ نے بُلایا اور اس کے جواب میں آپ کو گالیاں دی گئیں۔ آپ پر پتھر برسائے گئے۔ گلیوں کے اوباش اور لونڈے جھولیوں میں پتھر ڈال کر اس حال میں آپ کو وداع کہنے گئے کہ سر سے پاؤں تک آپ کا بدن لہولہان ہو چکا تھا آپ کے جوتے خون سے بھر گئے تھے اور اس پھسلن کی وجہ سے چلنا دشوار ہو رہا تھا۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کامل وقار کے ساتھ، کسی جلدی میں نہیں، بلکہ نہایت متانت کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے، اس بستی کو دعائیں دیتے ہوئے اس حال میں باہر نکلے، ایک تاکستان تھا اُس کے کنارے آپ سستانے کے لیے بیٹھ گئے۔ دل کی عجیب کیفیت تھی۔ غم و الم سے گداز دل تھا۔ ایسی حالت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر آسمان سے وہ فرشتہ نازل ہوا جو ملک الجبال تھا۔ یعنی وہ فرشتہ جسے پہاڑوں پر قدرت دی گئی تھی۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ!

خدا آج بڑا غضبناک ہے

آپ کے ساتھ اس بستی نے آج جو ظلم کا سلوک کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ایسا غضبناک ہے کہ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر آج محمد مصطفےٰ ؐ چاہیں تو دو پہاڑوں کو جو بستی کے دائیں اور بائیں ہیں اس طرح ملا دو کہ ہمیشہ کے لیے اس بستی کا نام و نشان مٹ جائے۔ وہ دل جس کے زخم ابھی تازہ تھے، جس کا خون ابھی بدن سے رِس رہا تھا، ابھی وہ خشک نہیں ہوا تھا، جب زخم تازہ ہوں وہ وقت ہوتا ہے انتقام کا جب تازہ تازہ صدمہ پہنچا ہو وہ وقت ہوتا ہے بے صبری دکھانے کا۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر ہماری جان، ہمارے مال، ہمارے ماں باپ، ہمارا سب کچھ فدا ہو۔ اس دکھ کی انتہائی حالت میں جب اللہ نے اپنی طرف سے، بغیر کسی بددُعا کے، اس قوم کو مٹانے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہ عرض کی کہ اے خدا! میں تو رحمت ہوں۔ مجھے تو بنی نوع انسان سے کوئی دشمنی نہیں۔ جو دکھ ہے وہ اپنی جان پر لوں گا۔ یہ آپ کی کیفیت تھی۔ عرض یہ کیا:۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

(نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین مؤلفہ محمد حضری بک صفحہ ۶۷)

کہ اے میرے رب! میری التجا صرف یہ ہے کہ میری قوم کو ہدایت دے دے کیونکہ لاعلمی میں یہ سلوک کر رہے ہیں۔ ان کو یہ پتہ نہیں کہ کائنات کے مالک کا واحد نمائندہ آج ان کے پاس آیا ہوا ہے۔ ان کو معلوم نہیں ہے کہ وہ آیا تھا جس کی خاطر دنیا کو بنایا گیا تھا۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (موضوعاتِ کبیر صفحہ ۵۹) کے فلسفہ اور حقیقت سے یہ لوگ ناآشنا ہیں۔ کچھ پتہ نہیں کہ کس سے کیا سلوک کر رہے ہیں؟ اس لئے اے میرے اللہ! جاہلیت کی باتیں ہیں تو ان کو معاف فرما۔ معاف ہی نہ فرما بلکہ ان کو ہدایت نصیب فرما دے اور ان کی نسلوں سے عبادت گزار بندے پیدا فرما۔

دیکھئے!

دُکھے ہوئے دِل کی دُعا

اور محمد مصطفےٰ ؐ کے دُکھے ہوئے دل کی دعا کیا رنگ لاتی ہے؟ چند سال کا عرصہ نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزرتا کہ طائف کی ساری بستی مسلمان ہو جاتی ہے۔ وہ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا خون بہانے والے تھے وہ اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام کی خاطر بہانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور پھر بھی وہ حسرتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ وہ یاد حسرت بن کر دل میں کسکتی رہتی ہے کہ کیوں ہم نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے یہ سلوک کیا؟ بڑی بڑی قربانیاں دیں ان لوگوں نے بعد میں اسلام کی خاطر بے محابا اپنے خون بہائے ہیں۔ لیکن وہ دھبہ پھر نہ مٹ سکا جو ظلم کا دھبہ تھا۔ اور قیامت تک طائف کے نام کیساتھ اس ایک ظلم کی یاد وابستہ رہے گی جو ہزار ظلموں پر بھاری تھا۔

پس یہ ہیں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ اے خدا! جب تک کائنات باقی ہے، اور اس کے بعد بھی ہمیشہ ہمیش بے شمار درود اس رحمۃ للعالمین پر بھیجتا رہ۔ بے شمار برکتیں آپؐ پر نازل فرماتا رہ۔ اپنے دکھ ہم برداشت کریں گے تیری خاطر اور تیرے اس محبوبؐ کی خاطر جو ہمارا آقا ہے۔

اے اللہ! تو اس قوم پر رحم فرما

یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ ہم تو سوائے ان کی بھلائی کے اور کچھ نہیں چاہتے ان کے لئے رحمت کی دعاؤں کے سوا ہمارے قبضے میں کچھ نہیں ہے ان کے ظلم کے نتیجے میں ہم سوائے اس کے کہ مغفرت کی دعائیں کریں اور کچھ نہیں چاہتے۔ تو ان کو ہدایت دے دے۔

صرف یہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو یاد کرتے ہوئے اپنے دل میں درد پیدا کر کے دعائیں کریں کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار ؛ کاخر کنند دعویٰ حُبِّ پیمبرم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب تکلیفیں پہنچائی گئیں اور انتہا کر دی گئی ایذا رسانی کی اور دکھ پہنچانے کی۔ ہر قسم کی، ہر نوعیت کی جذباتی جسمانی جو تکلیف بھی دشمن نے سوچی وہ آپ کو پہنچانے میں کمی نہ کی، اس وقت اسی انتہائی دکھے ہوئے حال میں معلوم ہوتا ہے، آپ نے یہ شعر کہا ہے۔ دل جب دکھ سے بھر گیا تھا، جب چھلکنے کو تیار تھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت جب انسان کے منہ سے بے اختیار بددعا نکل جاتی ہے، اس وقت ایک غالب ہاتھ نے ان جذبات کو روک دیا ہے اور آپ نے اپنے ربّ کے حضور یہ عرض کیا اور اپنے دل کو نصیحت کی کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار ؛ کاخر کنند دعویٰ حُبِّ پیمبرم

کہ یہ تو خیال کر کہ جس آقا کی محبت میں تو سرشار ہے۔ جس کے لئے تو سب کچھ فدا کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے یہ اسی آقا کی محبت کا دعویٰ کرنے والی قوم ہے۔ اس آقا کی محبت کے صدقے ان کو معاف کر دے۔ اس آقا کی رحمت کے صدقے ان سے حسن سلوک فرما اور اس کے سوا ان کے لئے کسی بُری بات کو کسی گوشہ میں جگہ دینے کا دھیان نہ کر کیونکہ تو محمد مصطفےٰ کے قدموں کا نثار دل ہے جس میں رحمت کے سوا اور کوئی جذبہ نہیں پنپنا چاہیئے۔

یہ وہ نصیحت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دل کو کی اور اس کے نتیجے میں ایک دعا آپ کے دل سے نکلی۔ اس دعا کو ہر احمدی کو اپنا شعار بنانا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ

دو مختلف متضاد دعویدارانِ محبت

آج دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں:۔

ایک وہ ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے، اس محبت کے نتیجے میں، اپنی دانست میں اتنا بڑھے ہوئے ہیں کہ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لے یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ حضرت محمد مصطفےٰ کے نام کو بلند کرتے ہوئے کوئی انسان دنیا میں مساجد بنائے یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دین کو پھیلانے کے لئے تمام دنیا میں کوئی انسان دیوانوں کی طرح پھرتا چلا جائے اور سب کچھ نثار کرتا ہوا

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی صداقت کا اعلان

کرتا رہے ـــ یہ عجیب محبت ہے۔ عجیب تقاضے ہیں اس محبت کے ـــ ہمیں تو اس محبت کی کوئی سمجھ نہیں آتی۔ ہم تو اس محبت سے کلیتہً ناآشنا ہیں۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ اگر کسی سے محبت ہو تو دشمن بھی اس کی تعریف کرے تو دل اس دشمن پر فدا ہونے لگتا ہے۔ ہم تو صرف اس محبت سے واقف ہیں کہ اگر معاند سے معاند انسان بھی کسی محبوب کی تعریف کرنے لگ جائے تو دل اس پر نچھاور ہونے لگتا ہے اور اسے معاف کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ جب کوئی ماؤں سے معافی مانگنا چاہے تو بچوں پر نثار ہوا کرتا ہے۔ ان بچوں کو دعائیں دیتے ہیں فقیر۔ جانتے ہیں کہ ماں بچے سے سچی محبت کرتی ہے۔ اگر ہم نے اس کے بچے سے پیار کا اظہار کیا تو ماں کی منافرت پر ہماری یہ بچوں والی محبت غالب آجائے گی کیونکہ ماں حقیقتاً اپنے بچے سے سچا پیار کرتی ہے جو سچا پیار کرنے والا ہو وہ دوسرے کے پیار سے جلتا نہیں ہے۔ دوسرے کے پیار سے دشمنی محسوس نہیں کرتا۔ دوسرے کے پیار کے نتیجے میں اپنی دشمنیاں بھلا دیا کرتا ہے۔ پس ہم تو صرف اس محبت سے آشنا ہیں۔

اس لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے

اگر ہمیں سچی محبت ہے

اگر سچا پیار ہے تو اس کے نتیجے میں ہماری تو یہ کیفیت ہے کہ ؎

ان کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے

وہ اس بات پر نالاں ہیں، اس بات پر شکوہ کر رہے ہیں، ناراض ہیں ہم سے معاف کرنے کے لئے تیار نہیں، کہتے ہیں قتل کر دو ان کو کہ محمد مصطفےٰ کا نام محبت سے لے رہے ہیں۔ اس پیار پر ان کو غصہ آرہا ہے کہ خدا کی خاطر یہ لوگ مسجدیں بنا رہے ہیں۔ اپنے دل کی کیفیت یہ ہے کہ ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے اس غصے کو ہم پیار کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ بیچارے جاہل لوگ، ناسمجھ، نافہم بظاہر جو کچھ بھی غلط کر رہے ہوں، دل میں یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خاطر یہ کیا ہے اس وجہ سے ہمیں ان پہ پیار آتا ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ شعر یاد آجاتا ہے کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعویٰ حُبِّ پیمبرم

کہ اے میرے دل! بڑے ظلم ہوئے ہیں تجھ پر، لیکن یہ بھی تو خیال کر کہ آخر میرے ہی محبوب محمدؐ کی محبت کے دعویدار ہیں یہ۔ اسی محمدؐ کی محبت کا دم بھر رہے ہیں یہ۔ اس لئے جو ظلم مجھ پر کرتے ہیں کر گزریں۔ میں ان کو معاف کرتا چلا جاؤں گا۔

یہ تعلیم ہے احمدیت کی۔

اس تعلیم پر ہم نے بہرحال قائم رہنا ہے۔ اس محبت کے اعلان میں جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت کا اعلان ہے، ہمیں اس بات کی کوئی بھی پرواہ نہیں کہ ہم پر دنیا کیا ظلم توڑتی ہے اور کیا کر گزرتی ہے۔ ہم وفادار رہیں گے اس محبت سے، قائم رہیں گے اس محبت پر۔ دائم اور ہمیشہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دامن سے چمٹے رہیں گے۔ کیونکہ یہ محبوب ہے جس کی محبت کے بعد پھر دنیا کی کوئی پرواہ باقی نہیں رہتی مستغنی ہو جاتا ہے، انسان اس بات سے کہ دنیا کیا سلوک کر رہی ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے

اس محبت کے تقاضے

پورے کرنے کی۔ یہ تقاضے بہت وسیع ہیں۔ یہ محض کوئی جذبات کا کھیل نہیں ہے۔ جہاں تک قربانیوں کا تعلق ہے میں جانتا ہوں اور پہلے بھی بارہا تاریخ اس بات کو آزما چکی ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دامن سے، دنیا کا کوئی جبر اور کوئی استبداد، احمدی کا ہاتھ الگ نہیں کر سکتا۔ یہ اس قوت کے ساتھ محمد مصطفےٰ کے قدموں پر پڑا ہوا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس ہاتھ کو جدا نہیں کر سکتی۔ لیکن جہاں تک مستقل قربانیوں کا تعلق ہے، مثبت رنگ کی قربانیوں کا تعلق ہے وہ ایک بالکل الگ مضمون ہے۔ محبت کے تقاضے وہاں بدل جاتے ہیں۔ وہاں انسان کو روز بروز اپنی زندگی میں تبدیلیاں پیدا کرنی پڑتی ہیں وہ بہت مستقل مقام ہے۔ اس اوّل مقام پر اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم ہے اور اس دوسرے مقام پر بھی بڑی شان کے ساتھ قائم رہی ہے۔ لیکن جہاں تک محبت کے دوسرے تقاضوں کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ کمزوریاں ظاہر ہونی شروع ہو گئی ہیں۔

محبت کے یہ تقاضے نماز کی طرف آپ کو بلاتے ہیں۔ محبت کے یہ تقاضے

عبادت کا حق

ادا کرنے کی طرف آپ کو بلاتے ہیں۔ محبت کے یہ تقاضے اس رنگ میں تبلیغ کی طرف آپ کو بلاتے ہیں جس رنگ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تبلیغ فرمائی۔ دن اور رات اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کے دین پر، اس کے پیغام پر فدا کرنے کی طرف آپ کو بلاتے ہیں۔ یہ ایسے تقاضے نہیں ہیں جو جذبات کے ایک ہنگامے میں انسان اپنی جان قربان کر دیا کرتا ہے۔ اپنے جذبات سے اتنا مغلوب ہو جاتا ہے بسا اوقات کہ ایک لمحہ کی وہ قربانی اسکو کوئی دکھ نہیں دیتی۔ لیکن وہ قربانیاں اصل آزمائش ہیں محبت کی، جو لمبا عرصہ، مستقل، زندگی کے ساتھ چمٹ جاتی ہیں۔ ہر ہر لمحہ انسان سے مطالبے کرتی ہیں اور تقاضے کرتی ہیں۔ یہ واقفین زندگی کی قربانیاں ہیں۔ یہ ان کی قربانیاں ہیں جو فیصلہ کر لیتے ہیں کہ آج کے بعد ہمارا کچھ نہیں۔ جو کچھ بھی ہے وہ دین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ہو چکا ہے۔ وہ اللہ کے حضور ہم پیش کر چکے ہیں۔

ان قربانیوں کے تقاضے جو اصل محبت کی کسوٹی ہے وہ بہت لمبے ہیں۔ اس وقت میں ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ وقت آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ، وقتاً فوقتاً میں آپ کے سامنے وہ تقاضے رکھتا رہوں گا۔ میں

آج صرف اتنا کہتا ہوں

کہ محبت کوئی محض جذبات کا کھیل نہیں ہے۔ یعنی مومن کے لئے محبت کوئی جذبات کا کھیل نہیں ہے۔ مومن کے لئے محبت ایک لمبی زندگی، قربانیوں کی زندگی کا تقاضا کر رہی ہے۔ جو ہمیشہ، ہر حال میں، ہر ہر سانس میں، ہر ہر لمحہ اس بات کا ثبوت پیش کر رہی ہوں کہ ہم سچے عاشق ہیں۔ یہ کیسے ثابت ہو کس طرح ہمیں معلوم ہو کہ سچا عاشق کون ہوتا ہے؟ ان امور سے متعلق میں آئندہ انشاء اللہ کسی وقت آپ کے سامنے بیان کروں گا۔ اس وقت ذہنی طور پر آپ کو میں تیار کرنا چاہتا ہوں۔

احمدی نوجوان

اس غلط فہمی کو دل سے نکال دے کہ احمدیت صرف وقتی جوش کی قربانیوں کا نام ہے۔ احمدی نوجوان اس بات کا خیال ہمیشہ کے لئے دل سے نکال دے کہ احمدیت صرف فردوں کی طرف بلاتی ہے اور ہنگاموں کی طرف بلاتی ہے۔ احمدیت ان دونوں میں سے کسی چیز کا نام نہیں احمدیت مستقل قربانیوں کا ایک لائحہ عمل ہے اور باشعور قربانیوں کا لائحہ عمل ہے جو زندگیوں کے اندر انقلاب چاہتی ہیں۔ جب تک احمدی وہ انقلاب اپنی زندگی میں پیدا نہیں کرتا، وہ آگے انقلاب پیدا کرنے کا اہل ہی نہیں۔ یہ وہ راز ہے جس کو سمجھے بغیر آپ کامیاب مبلغ نہیں بن سکتے۔ اس کے لئے آپ تیار ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

عہدِ بیعت کے سارے تقاضے

پورے کریں اور اللہ تعالےٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میرے نازک اور کمزور کندھوں پر جو ذمہ داری خود اس نے ڈالی وہ خود اس بوجھ کو اٹھالے۔ کیونکہ میں اپنے اندر کوئی طاقت نہیں پاتا۔ اللہ تعالےٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ آپ کے حقوق ادا کروں اور آپ کے لئے دن رات دعائیں کروں۔ آپ کو زندہ کرنے میں اپنی زندگی پیش کر دوں تاکہ آپ زندہ ہوں تو اسلام زندہ ہو۔ اسلام زندہ ہو تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نام ہمیشہ کے لئے ساری دنیا میں زندہ رہے گا۔ اور پھر کوئی اس نام کو مٹا نہیں سکے گا۔

اس کے بعد حضور نے پُرسوز دعا کرائی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

ماہِ صیام مبارک باد!

صد مبارک آگیا ہے دوستو ماہِ صیام
دن کو روزے نیم شب حاصل ہو توفیقِ قیام

نیک کاموں کی جزا ملتی ہے مولیٰ سے ضرور
لیک روزوں کی جزا ہے خود وہ قدوس السلام

اتقا کے ساتھ ہی مبرور ہے ہر اک عمل
بے ثمر نیکی ہے اس کی رزق ہو جسکا حرام

مشتبہ باتوں سے بچنا متقی کا کام ہے
ہر قدم پر ہے یقیناً ورنہ خطرے کا مقام

عاجزوں مسکینوں بیواؤں یتامیٰ پر کرم
بے تکلف نیکیوں پر مخلصانہ ہو دوام

بُغض و کینہ بدظنی حرص و حسد مردود ہیں
خدمتِ نوعِ بشر ہے بے شبہ مقبول کام

وقف ہوں سب کی دعائیں امنِ عالم کیلئے
صلح جوئی کی ہو عادت اور شیریں ہو کلام

زندہ و پائندہ بادا امنِ عالم کا سفیر
کامراں ہو ساری دنیا میں خلافت کا نظام

جو خدا سے صلح کر لیں اس مبارک ماہ میں
کسقدر خوش بخت ہیں وہ شاہِ بطحا کے غلام

قارئیں سے ہے یہ للہ عاجزانہ التجا
یاد فرمالیں دعاؤں میں مجھے بھی صبح و شام

(عبدالرحیم راٹھور)

محمود و ایاز

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد، آپ کے نہایت ہی وفادار اور جاں نثار خادم، افسر حفاظت ناصر احمد صاحب بہادر شیر کی رحلت کے حوالے سے)

مرا خیال ہے پا کر یہاں اداس تجھے
بلا لیا تیرے ناصرؒ نے اپنے پاس تجھے

طوافِ شمع میں مصروف جیسے پروانہ
ہمیشہ دیکھا کئے اُن کے آس پاس تجھے

عظیم آقا کے ہمراہ ساری دنیا میں
عظیم فرض کا ہر دم رہا ہے پاس تجھے

نظر عقاب کی پائی تھی اور شیر کا دل
عجیب بخشے تھے قدرت نے سب حواس تجھے

تو اس خطاب کا تھا مستحق "بہادر شیر"
قیامتوں میں بھی دیکھا ہے بے ہراس تجھے

تمہاری قدر تو کرتے تھے اہلِ دل لیکن!
نہ بعد آقاؒ کے دنیا ہی آئی راس تجھے

کفن ہے یا نئی وردی بکارِ خاص ملی
کہ سج رہا ہے دگر طور یہ لباس تجھے

کنارِ کوثر و تسنیم جا ملے اب ان سے
کہ جن کے جامِ محبت کی تھی پیاس تجھے

تو اُن کا ناصر و ہمنام و ہمسفر ٹھہرا
ہے پیش ساتھ انہی کے مرا سپاس تجھے

(راجہ نذیر احمد ظفر۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

تازہ اطلاعات کے مطابق مشرق اوسط کے بعض احباب نے نمایاں قربانی کرکے مجاہدین تحریک جدید کے معاونین خصوصی کی صف اوّل میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ ان کے اسماء ذیل میں دعا کے لئے پیش ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص، جان اور مال میں بیحد برکت ڈالے، اُن کی جملہ پریشانیوں اور مشکلات سے نجات بخشے اور ہر آن ان کا معین و مددگار رہے

مکرم مسعود احمد ہاشمی صاحب	۱۷۹ پونڈ	مکرم مظفر احمد فائق صاحب	۱۲۱ پونڈ
" سید حسین احمد صبیحی قزق صاحب	۱۵۲ "	" مرزا مبارک احمد صاحب	۱۱۳ "
" چوہدری عبدالغنی صاحب	۱۱۶ "	" رانا محمد حنیف صاحب	۱۱۳ "
" مظفر حسین صاحب	۱۱۶ "	" عبدالرزاق صاحب	۱۰۵ "
" چوہدری عبدالقادر صاحب	۱۰۰ "	وکیل المال (ثانی)	
محترمہ شگفتہ نذیر بٹ صاحبہ	۱۰۵ "	(تحریک جدید ۔ ربوہ)	

ضرورت معلّمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو ایسے دوستوں کی فوری ضرورت ہے جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور بطور معلّم مقرر کردہ جماعت میں قیام کرکے تربیت اور تعلیم القرآن کا کام کرسکیں۔ ایسے کام کا تجربہ رکھنے والے دوست صدر / امیر جماعت کی معرفت اپنی درخواست بھجوائیں جس میں تعلیمی قابلیت اور تجربہ کا ذکر ضروری ہے۔ صرف جون کے آخر تک پہنچنے والی درخواستوں پر ہی غور کیا جائے گا۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ

تحریک جدید دفتر اوّل

تحریک جدید دفتر اوّل میں شامل ہونے والے جو بزرگ وفات پاچکے ہیں ان کے وارثان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی طرف سے اس قربانی کو جاری رکھیں۔ جو دوست اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے تحریک جدید دفتر اوّل کا چندہ جاری کرنا چاہتے ہوں وہ یہ یاد رکھیں کہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں ہے کہ اتنا ضرور ادا کرنا ہوگا۔ بلکہ اپنی بساط و استطاعت کے مطابق جو توفیق ہو وہ ادا کریں۔

جملہ قائدین و ناظمین تحریک جدید خدام الاحمدیہ اپنی اپنی مجالس میں اس بات کا اہتمام کریں اور دفتر اوّل کے مجاہدین کے بارے میں معلومات حاصل کرکے مرکز کو مطلع کریں۔ نیز جہاں جہاں دفتر اوّل کے وفات یافتہ بزرگوں کا پتہ چلے وہاں ان کے اعزہ و اقربا کو تحریک کریں کہ وہ اس بابرکت تحریک میں ان کی طرف سے حصہ لیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتۂ وصولی برائے مجالس خدام واطفال

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے رواں مالی سال کے آٹھ ماہ مکمل ہونے والے ہیں۔ چندہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال دونوں کی آمد تدریجی وصولی کے تناسب سے بہت کم ہے۔ نیز تعمیر ہال خصوصی میں بھی امسال ابھی تک وصولی سست ہے۔ چنانچہ چندہ مجلس کی وصولی کی رفتار مزید تیز کرنے اور مدات سالانہ اجتماع کی کمی کو پورا کرنے کے لئے جملہ مجالس خدام و اطفال کو ہدایت کی جاتی ہے کہ۔

۸ تا ۱۵ر جولائی ۱۹۸۳ء ہفتہ وصولی کا اہتمام کریں۔ وصول شدہ رقم ۲۵ر جولائی تک مرکز بھجوا دیں۔ اپنی جملہ مساعی دوران ہفتہ وصولی کی رپورٹ ضرور ارسال فرمادیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جاسکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو پورا کرنے کیلئے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟ مینیجر

جملہ امرائے کرام، صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ توجہ فرمائیں!

تعلیم القرآن کلاس ۱۷ر تا ۳۱ر جولائی ربوہ میں منعقد ہوگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اٹھارھویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس امسال ماہ رمضان کے بعد ۱۷ر تا ۳۱ر جولائی مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جملہ امرائے کرام۔ صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین (طلباء و طالبات) کو تعلیم القرآن کی اس نہایت اہم اور مفید کلاس میں شمولیت کی پرزور تحریک فرمائیں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کی طرف سے بھرپور نمائندگی ہو۔ وباللہ التوفیق!

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ضروری ہدایات برائے طالبات فضل عمر کلاس

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس انشاء اللہ ۱۷ر جولائی تا ۳۱ر جولائی منعقد ہوگی۔ تمام اضلاع کی صدر صاحبات یہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس سے زیادہ سے زیادہ طالبات کلاس ہذا میں شامل ہوکر استفادہ کریں۔ شامل ہونے والی طالبات کی اطلاع ۱۰ر جولائی تک دفتر لجنہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ بیرون ربوہ سے آنے والی طالبات کو چاہیئے کہ وہ ربوہ پہنچتے ہی اپنے کوائف فارم پُر کریں۔ جو طالبات ربوہ میں اپنے عزیزوں کے گھروں میں ٹھہریں گی وہ بھی آتے ہی منتظمہ تدریس و درسگاہ سے رابطہ قائم کریں۔ جن لجنات کی طالبات کی تعداد زیادہ ہو وہاں کی صدر صاحبہ ایک ذمہ دار نگران مقرر کرکے ساتھ بھجوائیں۔ نیز طالبات کو یہ تلقین کریں کہ وہ مہمان خانہ میں رہائش کے دوران عزیزوں سے ملاقات کرنے کے لئے اصرار نہ کریں۔ نیز جو جمعہ کے دن اپنے رشتہ داروں سے ملنے جانا چاہتی ہوں وہ اپنے والدین سے لکھوا کر لائیں۔ بغیر اجازت نامہ دیکھے کسی کو مہمان خانہ سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

فطرانہ اور عید فنڈ

فطرانہ اور عید فنڈ کے بارے میں گذارش ہے کہ:۔

۱۔ عید فنڈ ہر دوست سے ان کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصولی فرماکر مرکز میں بھجوادیا جائے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔

۲۔ فطرانہ کی شرح ایک صاع گندم کی قیمت یعنی ۵/ روپے فی کس مقرر کی جاتی ہے جو خاندان کے جملہ افراد کے حساب سے ادا کیا جائے۔ جو دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ نصف شرح ۲/۵۰ روپیہ فی کس کے حساب سے ادا کرسکتے ہیں۔ بیرونی جماعتیں وصول شدہ فطرانہ کا ۱۰/۱ اور ربوہ کے حلقہ جات ۴/۱ حصہ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحقین میں تقسیم فرمائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ایک نادر موقعہ

رمضان المبارک جو سال میں صرف ایک بار ہی آتا ہے دعاؤں کی قبولیت کا موسم ہے آئیے ہم سب اپنے اہم پروگرام "الداعی الی اللہ" کی کامیابی کے لئے دن رات دعاؤں میں لگ جائیں اور اپنے سامعین کے لئے بھی خوب دعائیں کریں کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے ۔۔۔ اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد میں جلسہ کا انعقاد

۱۰ جون ۸۳ء کو احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ گوجرانوالہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ نعیم احمد صاحب بھٹی صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ۔ محمود احمد صاحب بھٹی اولڈ سٹوڈنٹ۔ شبیر احمد صاحب لودھی صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ضلع گوجرانوالہ۔ مغفور احمد صاحب قمر شاہد مربی سلسلہ حافظ آباد۔

محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے صدارتی تقریر میں فرمایا۔ یہ بات قابل تعریف ہے کہ طلبہ کے دلوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد موجود ہے اور امید ہے کہ وہ آئندہ بھی حضور کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے اچھے اچھے پروگرام بنائیں گے اور حضور کی یاد کو صرف الفاظ میں ہی نہیں بلکہ عمل کے لحاظ سے بھی تازہ رکھیں گے آپ نے نصیحت فرمائی کہ احمدی طلبہ محنت کریں۔ تعلیم کے میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کریں اور حضور رحمہ اللہ کے پیش کردہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے والے ہوں۔ جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام کو پہنچا۔

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ضلع گوجرانوالہ)

پتہ درکار ہے

۱۔ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب ساکن قادیان وصیت نمبر ۱۰۸۵ کا موجودہ پتہ دفتر کو درکار ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا اُن کے کسی عزیز کو ان کا علم ہو تو دفتر کو مطلع فرماویں۔

۲۔ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ۔ وصیت نمبر ۱۰۳۳ کا موجودہ پتہ دفتر ہذا کو مطلوب ہے اگر یہ اعلان خود موصیہ پڑھیں یا اُن کا کوئی عزیز پڑھے تو موجودہ پتہ سے مطلع فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان "علامہ ابن رشد" میں مندرجہ ذیل اطفال اوّل، دوم، سوم قرار پائے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید بہتر مضامین لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۔ مکرم اویس حبیب صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی۔ ۱۰۰ ..... اوّل

۲۔ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد ۹۹ ..... دوم۔

۳۔ مکرم ناصر محمود صاحب اسلامیہ پارک لاہور ..... ۹۸ ..... سوم

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ فضل بیگم اہلیہ خدا بخش المعروف مومن ۲۷/۲۶ مئی کی درمیانی رات وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

ایک سال تک مختلف عوارض سے صاحب فراش رہیں اور اپنی بیماری کو انتہائی بشاشت اور مستقل مزاجی سے برداشت کیا۔ وفات سے قبل سرگودھا کے ہسپتال میں داخل رہیں جہاں علاج و معالجہ کی تمام تر سہولتیں مہیا ہو گئیں مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے آگے کچھ پیش نہ گئی۔

مرحومہ دعاگو۔ انتہائی متوکل محنتی اور وعدے کی سختی سے پابند تھیں۔

حضرت مصلح موعود کے بعض بچوں کی رضاعی والدہ ہونے کا شرف بھی انہیں حاصل تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی بے لوث خدمت کرتی رہیں اور آپ کی شادی کا تمام انتظام خود حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے فرمایا تھا اور حضور خود ولی بنے تھے۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے دو بیٹیاں پوتے ۵ پوتیاں ۵ نواسے اور ۳ نواسیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز عصر جنازہ پڑھایا اور لواحقین سے تعزیت فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین

(عبدالشکور اسلم پروفیسر ایچی سن کالج لاہور)

اعلان دارالقضاء

مکرم احمد حسین باجوہ ولد چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم حال صدر جماعت احمدیہ خانیوال نے درخواست دی ہے کہ میرے والد وفات پا چکے ہیں پلاٹ ۲۰ باب الابواب ربوہ کا نصف حصہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ تمام ورثاء نے دستبرداری کی تحریر میرے نام لکھ دی ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ کے نصف مذکورہ کو میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

درخواستِ ہائے دُعا

مکرم اعجاز احمد صاحب بھوڑو چک نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ ان کی دادی اماں کافی عرصہ سے بیمار ہیں

مکرم محمود احمد صاحب ثاقب متعلم جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ ان کے پھوپھی زاد بھائی ادریس احمد کا مغربی جرمنی میں ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب زعیم انصار اللہ رسالپور لکھتے ہیں کہ محترم قاضی محمد شفیق صاحب صدر جماعت احمدیہ رسالپور کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

مکرم ہارون رشید صاحب ہاشمی اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ (اہلیہ رشید احمد صاحب ارشد مرحوم سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ) آج کل بعارضہ درد گردہ شدید بیمار ہیں۔

مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کا لڑکا سلطان احمد محمود تین ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے نقاہت زیادہ ہے۔

میاں عبدالرحمان صاحب باغبانپورہ لاہور لکھتے ہیں کہ میرے دائیں گھٹنہ میں درد اور سوزش ہو گئی تھی اور بائیں پاؤں کو سکوٹر پر سے گرنے کی وجہ سے چوٹ آ گئی تھی۔ اب کچھ افاقہ ہے لیکن ابھی تکلیف ہے۔

مکرم گلزار احمد صاحب راجپوت گولڈ سمتھ چنیوٹ لکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ شوگر اور ورم پتہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چند دنوں سے دانتوں اور دیگر اعضاء میں انفیکشن کی وجہ سے شدید تکلیف ہے۔

مکرمہ شاہدہ حفیظ صاحبہ کنری (سندھ) لکھتی ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ بارہ سال سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر اور فالج بیمار ہیں۔

مکرم محمد اکبر صاحب ۱۲/۸ دلالیمن وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی محمد انور کو رمضان سے قبل ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئی تھیں۔ دائیں بازو میں ابھی شدید درد ہے۔

مکرم خادم حسین صاحب اسد پتھورو (سندھ) لکھتے ہیں کہ ان کا بچہ طلحہ فاروق بہت زیادہ بیمار ہے

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور لکھتے ہیں کہ ان کی بہو (اہلیہ محمد لطیف انور) کا پانچ سال قبل پیٹ میں رسولی کا اپریشن ہوا تھا کچھ عرصہ آرام رہا اب پھر اپریشن والے زخم میں سخت درد ہے۔

مکرم منور احمد خاں صاحب رحیم یار خان کی نسبتی ہمشیرہ کافی عرصہ سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہے علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔

مکرم رفیق احمد صاحب بھٹی نواب شاہ لکھتے ہیں کہ انہیں ڈیڑھ ماہ سے معدہ میں تکلیف ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ نیز ان کے والد محترم دونوں ٹانگوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

مکرم طارق محمود صاحب جاوید مربی سلسلہ کی دادی اماں کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں دو ہفتہ سے تکلیف بڑھ گئی ہے کمر اور پیٹ میں شدید درد رہتی ہے چارپائی سے اٹھ نہیں سکتیں

مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد مرکزی لاہور کی والدہ محترمہ کئی روز سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

قارئین الفضل سب بیماروں کی کامل و عاجل صحت کے لیے دعا کریں۔

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے لہٰذا وہ اپنی زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و اخلاص میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دُعائیہ فہرست

۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس انصاراللہ کی فہرست انشاء اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برائے دعا پیش کی جائے گی۔ زعماء صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی ہر ممکن کوشش کریں کہ ان کی مجلس کا نام اس فہرست میں شامل ہو۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ نائیجیریا کی نمایاں قربانی، تین گنا اضافہ

تحریکِ جدید کے وعدے اڑھائی لاکھ روپے سے بڑھ گئے۔ الحمدللہ

برادرم مکرم منیر احمد بسمل صاحب مبلغ نائیجیریا نے ۳۶۰۰ نیرا کے مزید وعدہ جات تحریک جدید بھجواتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریکِ جدید کے وعدہ جات ۱۲۷۵۹ نیرا (۱۶۵ و ۲۵۳ روپے) کے ہوگئے ہیں جو کہ گذشتہ سال سے تین گنا سے بھی زائد ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک
معاونین خصوصی کی تعداد اڑتیس ہوگئی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

(وکیل المال (ثانی)، تحریک جدید ربوہ)

ربوہ کے خالی پلاٹوں میں مکانات بنانے کے لئے

آرکیٹکٹس کا مشورہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ربوہ کے خالی پلاٹوں میں مکانات بنانے کے خواہشمند افراد جو آرکیٹکٹوں سے مشورہ لینے کے خواہشمند ہوں مندرجہ ذیل احباب سے مشورہ لے سکتے ہیں۔ انہوں نے اس کارِ خیر کے لئے اپنی خدمات پیش فرمائی ہیں۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم قاضی ظفر اقبال صاحب آرکیٹکٹ (۱) ہر مہینہ کے پہلے جمعہ کو صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک۔
جدید بلاک۔ دارالضیافت۔ ربوہ
(۱۱) روزانہ سوائے جمعہ اور رخصت کے دن ۴ بجے سوک سنٹر نیو گارڈن ٹاؤن۔ لاہور

(۲) مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب چارٹرڈ آرکیٹکٹ و ٹاؤن پلانر } ۴ منٹگمری روڈ۔ لاہور

چیرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

ضروری اعلان

امراء صاحبان / صدر صاحبان اور احباب جماعت توجہ فرمائیں

قواعد وصیت پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ علاقوں کے نمائندگان کے نام اور پتہ جات مورخہ ۱۱/۵/۸۳ اور ۱۴/۵/۸۳ کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ تاکہ احباب قواعد وصیت کے سلسلہ میں تجاویز اپنے علاقہ کے نمائندہ کو بھجوائیں اور اس کی نقل نظارت بہشتی مقبرہ کو ارسال کریں تاحال صرف چار پانچ تجاویز نظارت کو پہنچی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو احباب کے علم میں یہ امر ابھی تک نہیں آیا۔ کہ قواعد وصیت پر نظر ثانی ہو رہی ہے یا اس کی اہمیت دوستوں پر ابھی واضح نہیں ہوئی۔ اس کمیٹی کا پہلا باقاعدہ اجلاس ۲ اور ۳ جون ۱۹۸۳ء کو منعقد ہو رہا ہے اگر اس سے قبل تجاویز بھجوا دی جائیں تو کمیٹی ان پر غور کر سکے گی۔

یہ امر مدنظر رہے کہ شکایات اور تجاویز دو الگ چیزیں ہیں۔ اگر وصیت کے بارہ میں کسی موصی کو شکایت ہو تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز کے نام چٹھی ارسال کریں۔ اور اگر کسی دوست کے ذہن میں وصیت کے سلسلہ میں کوئی تجویز ہو تو وہ معین الفاظ میں اپنے حلقہ کے نمائندہ کو اور اسکی نقل نظارت بہشتی مقبرہ کے نام ارسال فرما دیں۔

امراء صاحبان اور صدر صاحبان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس اعلان کو بار بار کریں۔ تاکہ دوست تجاویز بھجوا سکیں۔

(سیکرٹری کمیٹی برائے نظر ثانی قواعد وصیت)

جماعتِ جاپان کی ادائیگی تحریک جدید کیطرف خصوصی توجہ

جماعت احمدیہ جاپان نے تحریکِ جدید کے وعدہ جات کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ چنانچہ چند دنوں میں مندرجہ ذیل مجاہدین نے سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

۱۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب	۲۵۰۰۰	ین
۲۔ محترمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ "	۵۰۰۰	"
۳۔ محترمہ عطیہ صادقہ صاحبہ بنت "	۴۰۰	"
۴۔ محترمہ عطیہ بشریٰ صاحبہ " "	۴۰۰	"
۵۔ محترمہ عطیہ ساجدہ صاحبہ " "	۴۰۰	"
۶۔ محمد جمال صاحب	۲۴۸۷۵	"
۷۔ مغفور احمد منیب صاحب	۱۴۴۰۰	"

معاونین خصوصی تحریکِ جدید بیرون پاکستان

بیرون پاکستان سے مزید اطلاعات کے مطابق حسب ذیل احباب تحریکِ جدید جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف میں شامل ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال نفوس اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

صف اوّل ۱۔ ایم اے آیگبی نائیجیریا ۲۰۰/- نیرا۔ ۲۔ الحاج آر اے بسّاری صاحب نائیجیریا ۱۲۰/- نیرا
۳۔ بشیر احمد خالد صاحب زیمبیا ۲۰۰ کواچے

صف دوم ۱۔ ایم اے حسن صاحب نائیجیریا ۱۰۰ نیرا۔ ۲۔ آر اے آدی موئی نائیجیریا ۶۵ نیرا
۳۔ آئی۔ آڈی موئی نائیجیریا ۶۵ نیرا۔ ۴۔ آلار آپی اے سلامی نائیجیریا ۶۰ نیرا
۵۔ اے ایل خاکی نائیجیریا ۶۰ نیرا۔ ۶۔ امام وائی اولاڈی نائیجیریا ۶۰ نیرا
۷۔ جی اولانگی نائیجیریا ۶۰ نیرا ۸۔ ایم ایل ادریس نائیجیریا ۶۰ نیرا

(وکیل المال (ثانی)، تحریکِ جدید ربوہ)

برائے فروخت

پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع لائن ۵ پشاور روڈ راولپنڈی۔ قیمت ایک لاکھ دس ہزار روپے میں فوری رابطہ کریں۔

شاہد۔ فون نمبر 67860

خوشخبری

اہلِ ربوہ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ **یونی فوم** بنانے والے ادارہ **یونائیٹڈ فوم انڈسٹریز** نے ربوہ کے لیے ہمیں اپنا ڈیلر مقرر کیا ہے۔ تاکہ ہم آپ کی بہتر خدمت کر سکیں۔

ربوہ فوم سنٹر

کالج روڈ ربوہ

قابل فروخت مکانات

ہمارے پاس اس وقت مندرجہ ذیل حلقہ جات میں فوری قابل فروخت مکانات موجود ہیں مرکزِ سلسلہ میں رہائش رکھنے والے احباب ہم سے رابطہ قائم کریں۔ مکانات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

۱۔ ایک مکان رقبہ ایک کنال۔ دارالنصر غربی
۲۔ ایک مکان " " " " دارالیمن غربی
۳۔ ایک مکان " " " " فیکٹری ایریا
۴۔ ایک مکان رقبہ دس مرلہ۔ دارالعلوم غربی
۵۔ ایک مکان " " " " دارالعلوم شرقی
۶۔ ایک مکان " " " " دارالبرکات
۷۔ ایک مکان رقبہ چھ مرلہ۔ دارالفضل

اس کے علاوہ ایک تجارتی مارکیٹ اور نہایت باموقعہ پلاٹس بھی قابلِ فروخت ہیں۔

خواجہ عبدالمومن
پروپرائٹر مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۱۷